یا فتاح

جزآءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِثْلُھَا

(ترجمہ) برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی سے ہوتا ہے

صفحہ ۱۲، ۷ بتہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۳ء نمبر ۱۶

ابھی چند دن ہی گذرے ہیں کہ ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے
ایک رسالہ ضرب محمدی کے عنوان سے شائع کیا جسمیں اس نے
احناف پر تقلید کے متعلق پچاس اعتراض کئے ہیں جن کا جواب
اسکے خیال میں ناممکن تھا مگر کارکنان ادارہ اخبار "الفقیہ" امرتسر نے
فوراً ایک رسالہ مسمی بہ

ضَرَبَاتُ الحَنَفِیَّہ
علیٰ
ھَامَاتِ الوَہَابِیَّہ

مرتب کیا جس میں تمام سوالوں کے جواب مطلب خیز عبارتوں
میں دیئے گئے ہیں۔ اور ترکی بترکی کے اصول کے مطابق
پچاس سے زائد سوالات وہابیوں پر وہابیت کے متعلق
احناف کی طرف سے ایزاد کردیئے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی
لکھدیا ہے کہ اگر ایڈیٹر مذکور اپنی ناکردنی حرکات سے باز نہ آیا تو
کلالیب الحنفیہ لکھکر انشاءاللہ تعالےٰ تسلی کردی جائے گی۔

(ایڈیٹر) حکیم ابو الریاض معراج الدین احمد

قیمت ۱/

نوٹ:۔ مفت تقسیم کرنیوالے حضرات کو ایکروپیہ میں بیس دیئے جائیں گے محصولڈاک علاوہ

/۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ضرباتِ حنفیہ

وہابیوں نے **ضرب محمدی** رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں اڈیٹر اخبار روپڑی نے اپنا بہروپ بدل کر سائلانہ پہلو اختیار کیا ہے۔ خود ہی سائل ہے اور خود ہی سوالات کا شائع کرنے والا ہے۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ ایسی حرکات سے صرف یہ مطلب ہے کہ اس نے ایک رسالہ ردِّ **تقلید** میں لکھا ہوا ہے۔ اس کی ضرورت کا احساس کر کے اشتہار دیا ہے کہ اگر ان سوالات کا جواب مطلوب ہو تو وہ رسالہ خریدیں۔ ورنہ اصل میں غالباً وہ **تقلید** کو خارج از اسلام سمجھتا ہے اور نہ ہی **مقلدین** اس کے نزدیک خارج از اسلام یا بدعتی ہیں۔ یہ محض **جنگ زرگری** چھیڑ رکھی ہے جس سے اس کا ہر طرف سے سونا ہی سونا ہو رہا ہے۔ لیکن دھوکہ دہی سے عوام پر جو اثر پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ **حنفی** واقعی طور پر خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ہم کو ترکی بہ ترکی جواب دینے پر آمادگی ظاہر کرنی پڑی۔ تاکہ احناف کے متعلق تمام غلط فہمیاں رفع ہو جائیں

ضرب محمدی میں جو سوالات کیے گئے ہیں وہ سب جاہلانہ ہیں یا اس قسم کے ہیں کہ خواہ مخواہ واقعات پر پردہ ڈال کر صرف فتنہ انگیزی اور **جنگ زرگری** چھیڑنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ورنہ خود اڈیٹر صاحب اور ان کی **تجارتی دکان** ہمیں جواب دینے کی **کلفت** سے سبکدوشی کر رہی ہے کیونکہ تجارتی اشتہارات میں فقہ حنفیہ اور تالیف امام اعظم رحمہ اللہ کا اعلان موجود ہے اور **تقویۃ الایمان** کی تقویت میں حضرات دیوبندیہ کی شہادات بڑے احترام

سائل ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ در حقیقت نہ اس کو فقہ حنفیہ پر کلام ہے اور نہ احناف **مقلدین** کو **مشرک یا بدعتی** سمجھتا ہے۔ اگر ہمارا اندازہ صحیح نہیں۔ تو اڈیٹر مذکور کا فرض ہے کہ یوں اعلان کردے کہ

(۱) تقلید کے ماتحت تمام دیوبندی کافر ہیں۔ (کیونکہ مقلد ہیں)

(۲) تقلید کے ماتحت تمام محدثین کی کتابیں قابل عمل نہیں (کیونکہ مقلد تھے)

(۳) تقلید کے ماتحت تمام اکابر اسلام نعوذ باللہ کافر رہے ہیں۔ (کیونکہ مقلد تھے)

(۴) تقلید کے ماتحت مولوی محمد حسین بٹالوی مرتد ہو کر مرا ہے (کیونکہ آخری عمر میں حنفی کہلاتا تھا)

(۵) تقلید کے ماتحت سلطان ابن سعود بھی کافر ہے (کیونکہ مقلد ہے)

(۶) تقلید کے ماتحت امام بخاریؒ کا ایمان بھی متزلزل ہے (کیونکہ صدیق حسن خاں نے مقلد ثابت کیا ہے)

(۷) تقلید کے ماتحت ابن قیم اور ابن تیمیہ بھی بدعت اور کفر سے ملوث ہیں (کیونکہ مقلد تھے)

(۸) تقلید کے ماتحت تمام مفسرین خارج از اسلام ہیں (کیونکہ تمام معتبر تفاسیر مقلدین ہی کی ہیں)

(۹) تقلید کے ماتحت علمائے حرمین شریفین کا وجود اسلامی وجود نہیں ہے اور

(۱۰) تقلید کے ماتحت جو وہابی احناف کے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں سب **عمل غیر صالح** سے پیدا ہوئے ہیں

مگر ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اس **دام تزویر** کے پھیلانے والے وہابی ایڈیٹر کو کبھی مذکورۃ الصدر اعلانات میں سے ایک اعلان شائع کرنے کی بھی جرأت نہ ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ پنجاب میں رسالہ اشاعۃ السنۃ کچھ مدت مولوی محمد حسین بٹالوی نے شائع کر رکھا تھا جس میں اس نے احناف کو کوسنا شروع کیا تھا۔ اور جب آنکھ کھلی تو خود ہی لکھنے بیٹھ گیا کہ ”اسلام میں شرارت اور فتنہ کی ذمہ داری سب وہابیوں کے سر پر ہے“۔ ہندوستان میں نواب صدیق الحسن خاں نے احناف کو یہود و نصاریٰ سے بدترین **محرّف کلام اللہ** ثابت کیا تھا اور **الدین الخالص** کتاب لکھ کر شائع کی تھی۔ آخر اس نے بھی جب ہوش سنبھالا تو اپنے آخری رسالہ **الداء والدواء** میں اقرار کیا کہ ختم خواجگان مفید و عظیم ہے اور میں چشتیہ خاندان میں داخل ہوں اور میرے آباء و اجداد بھی اسی تصوف کے دلدادہ تھے (مفہوم) اس کے بعد اخبار اہلحدیث امرتسر بڑی شد و مد

کے ساتھ احناف پر حملہ آور ہوا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اس کو بھی ہدایت تو اس نے بھی اس گستاخانہ روپے سے کنارہ اختیار کر لیا۔ اب ایک مینڈکی کو زکا ہونے لگا ہے اور اڑاتے اڑاتے اپنا پیٹ بھی پھاڑنے لگی ہے۔ اور اپنے رنگ میں یوں بدمست ہے کہ ادھر احناف کو خارج از اسلام ثابت کیا ہے اور ادھر ان ہی کی کتابوں سے فتووں کے جواب اور انہی کی کتابوں کی اشاعت کی ہے۔ کیا وہابیوں کا یہی اسلام ہے اور یہی دیانتداری ہے؟ اللھم اھدھم واھدھم سواء الطریق۔ یا الہ العلمین ایسا زمانہ بھی آنا تھا کہ ادھر تخم نیوکی قرآن شریف پر طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ ادھر بجائے اس کے کہ مخالفین اسلام کو دنداں شکن جواب دیا جائے بے سمجھ وہابی احناف کو خارج از اسلام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ؎

عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل
چھچھوندر کے سر پہ چمیلی کا تیل

نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ ہم باہمی مناقشات کو بر طرف رکھکر اس طرف متوجہ ہو رہے تھے کہ تخم نیوکیوں کا جواب کسی ایسی طرح لکھا جائے کہ مختصر بھی ہو اور عام فہم بھی ہو۔ مگر ناگہانی وہابی فتنہ کا رسالہ **ضرب محمدی** جواب لینے کو چڑھ آیا۔ اس لئے سردست اسی رسالہ کو جہنم رسید کرنے کی فکر میں ہم نے مختصر اور سرسری بارود خانے کو استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ اگر اس سے اس رسالہ کا کچھ نشان رہ گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ **کلالیب حنفیۃ** کی فوج سے خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(بعون اللہ وتوفیقہ)

نیچے مختصر طور پر نمبروار اڈیٹر وہابی کے اعتراض معہ جوابات درج ہیں۔ ناظرین اندازہ لگائیں کہ اس وہابی کی نظر میں حنفی کس قسم کے بدعتی یا کافر ہیں۔ اور یہ بھی خیال رکھیں کہ اس کے سوالات کس قدر جہالت یا تجاہل پر مبنی ہیں؟

(س۱) تقلید شخصی سے کیا مراد ہے؟

(**جواب**) یہی مراد ہے کہ جس طرح ایک وہابی ابن تیمیہ کے امتیازی مسائل کو بغیر تحقیق مانتا ہے۔ اسی طرح ایک حنفی امام اعظم رح کی تحقیقی اور استنباطی مسائل کو حق مانتا ہے [illegible]

(س ۲) کیا عہد رسالت یا صحابہ میں تقلید تھی؟

(جواب) ہاں تھی۔ جو صحابی جہاں تبلیغ کے لئے جاتا لوگ اسی کی تقلید کرتے تھے اسی طرح جو تابعی کسی خطۂ اسلامی میں تعلیم اسلامی کی نشر و اشاعت کرتا مسلمان اسی کو امام تسلیم کرتے تھے

(س ۳) جو کام خیر القرون میں نہ ہوا کیا بدعت نہیں ہے؟ قول بالرای کو اسلام میں داخل کرنا کیا تکمیل اسلام کے خلاف نہیں ہے؟

(جواب) بدعت وہی ہے کہ جس کا اصل خیر القرون میں نہ ہو۔ مگر تقلید سنت ائمہ المسلمین ہے اور وہابیوں کا قول بالرای واقعی داخل اسلام نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کبھی گاندھی کو امام بناتے ہیں اور کبھی شاردا ایکٹ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی رائے کو مسئلہ اسلامیہ بتاتے ہیں۔ لیکن امام اعظم کا قول ضرور کسی کی اتباع میں ہوتا ہے۔ انہوں نے کبھی بھی اپنی خود سری سے قول نہیں کیا۔ یہ سوال اگر کرنا ہے تو ان وہابیوں سے کرو جو قول صحابہ کو دلیل شرعی نہیں مانتے اور انکو بھی بدنام کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی خلاف قرآن و حدیث اپنی رائے قائم کی ہے۔ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

(س ۴) تقلید کا کیا حکم ہے؟

(جواب) سبیل المومنین ہے۔ اسی پر آج تک مومنین چلے آئے ہیں۔ خود رائے وہابی است ابن تیمیہ تھوڑے ہی عرصہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے غیر مقلد بننا خطرۂ ایمان ہے

(س ۵) ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کا حکم دیا ہے یا نہیں؟

(جواب) یہ سوال جاہلانہ ہے عقل ہے تو یہ شعر پڑھو ؎

ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مور و مار گرد آیند

اشاعت تقلید کا یہ مسلک نہ تھا کہ آریوں اور عیسائیوں کی طرح توہین و خلاف اور توہین ائمہ میں قلمی۔ درہمی اور لسانی نشر و اشاعت کر کے دین ابن تیمیہ کی بیعت لی جائے۔ جیسا کہ وہابی پیر اور امام بن کر رہزن اسلام بن رہے ہیں۔

(س ۶) رد المحتار فقہ حنفی کی ایک مستند کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ ائمہ اربعہ کی تقلید اتباع قرآن و حدیث ہے۔ اب جو شخص تقلید نہ کرے اور متبع قرآن و حدیث ہو۔ اس کا کیا حال ہے؟

(جواب) برا حال ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت وہ خود رائی میں اکثر اجتہاد کا منکر ہو جائے۔ مثال کے لئے تفسیر القرآن بآیات الرحمٰن کا کیجئے جو ایک وہابی کی ہے اور وہابی بھی اسکو تسلیم نہیں کرتے۔

(س ۷) کیا ائمہ اربعہ سے پہلے تقلید تھی؟

(جواب) تھی جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

(س ۸) مسلمان ائمہ سے پہلے کس کی تقلید کرتے تھے؟

(جواب) جو صحابی یا تابعی تعلیم اسلامی پھیلاتا تھا اسی کی تقلید کرتے تھے۔

(س ۹) کس امام نے تقلید جاری کی ہے؟

(جواب) کسی نے حکماً جاری نہیں کی۔ خدا نے جاری کی ہے (مصرعہ)

گر تو نمے پسندی تغییر کن قضارا

(س ۱۰) اجماع کیا ہے۔ تقلید پر اجماع کب ہوا؟

(جواب) وہابی اجماع کا معنے کانفرنس اہلحدیث کی کسی قرار داد کی منظوری کو سمجھتے ہیں۔ اس کے سوا ان کے ہاں کوئی صورت اجماع نہیں ہے۔ مگر ہم بتاتے ہیں۔ کہ اجماع کی نوعیت اسی طرح پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح کہ اجماع اہل اسلام نے ابن تیمیہ کو واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ پس قول نبوی لا تجتمع امتی علی الضلالۃ ہی اجماع کی حقیقت ہے۔ اب بھی اگر تعریف یا نوعیت میں شک ہو تو ہم سے پھر استفسار کرو۔

(س ۱۱) مجتہد کسے کہتے ہیں؟

(جواب) اس تحقیق کا نام اجتہاد ہے جو وہابی حوادث الفتاویٰ میں کیا کرتے ہیں۔ مگر فرق اتنا ہے کہ ائمہ کا اجتہاد نشر اسلام کی خاطر تھا۔ اور آج کا اجتہاد نفسانیت پر مبنی ہے۔ اس لئے یہ سوال ہی فضول ہے کہ مجتہد کسے کہتے ہیں؟ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام مجتہد بننے کے لئے موزون سمجھتے ہو؟

(س ۱۲) کیا ائمہ اربعہ کے سوا کوئی اور بھی مجتہد تھے؟

(جواب) اور بھی تھے مگر اس زمانہ کے مجتہد وہابیوں کی طرح نہ تھے کہ سور کا گوشت حرام اور دوسرے اجزاء حلال بتاتے

(س ۱۳) ائمہ اربعہ نے تعلیم بذریعہ وحی کی تھی یا بذریعہ روایت اور تقلید؟

جواب) ائمہ اربعہ کی تعلیم بذریعہ روایت اور بذریعہ تقلید شخصی تھی اور چونکہ ان کے شیوخ کا تفصیلی مسلک مرتب نہ ہوا تھا اس لئے ائمہ کی تقلید تو قوع پذیر ہو گئی مگر شیوخ الائمہ کی تقلید کسی نے نہ کی اس لئے تعلیم ائمہ کو بذریعہ ہی جاننا جہالت ہے یا بہتان ہے۔

(س ۱۴) کیا ائمہ اربعہ کے سوا کوئی اور بھی امام تھا؟

(جواب) کئی امام تھے مگر ان کے مذاہب کو قبولیت نہیں ہوئی۔ اس لئے کچھ مدت کے بعد منقرض (ختم) ہو گئے

(س ۱۵) قرآن و حدیث پر عمل کن کن پر فرض ہے؟

(جواب) تمام اہل اسلام پر فرض ہے مگر ائمہ اربعہ کے تحقیق کے ماتحت کیونکہ آجکل کا اجتہاد تو مسکنت زنی بھی جائز رکھتا ہے۔ اور رسول کا احترام بھائی کے برابر بتایا ہے۔

(س ۱۶) ائمہ اربعہ کے سوا دوسرے اماموں کے نام بتاؤ۔

جواب) کیا کرو گے؟ کیا مردم شماری میں کوئی خانہ پری کرنا ہے؟ مگر یہ یاد رکھو کہ ہمارے نزدیک ابن تیمیہ اور ابن قیم ائمہ میں داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی تقلید سے علمائے اہل سنت نے منع فرمایا ہے۔ اس لئے ہم لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے نزدیک ان دونوں کی تقلید فرض ہے۔ جو ان کا ہم خیال نہیں ہے وہ وہابی ہی نہیں ہے۔

(س ۱۷) دوسرے امام کیا ائمہ اربعہ کے مرتبے کے تھے کہ ائمہ کی ہمسری نہیں کر سکتے؟

(جواب) عظمت شان الگ امر ہے اور تحقیق مسائل مع ترتیب الگ تفصیل یہ فضیلت ائمہ اربعہ کو ہی نصیب تھی اس لئے ان کی تقلید ہی سبیل المومنین ہے اس کے سوا خطرہ ایمان ہے۔

(س ۱۸) کیا ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کا حکم فرمایا ہے؟

جواب) نہیں فرمایا مگر شعار اہل سنت یہی ٹھہر گیا ہے کہ ان ہی کی تقلید کریں۔ اب یہ امر مستحسن وجوب تک پہنچ گیا ہے۔ جس طرح اسلام میں ختنہ سنت ہے مگر شعار اور فرض اسلامی بن گیا ہے یا وہابیوں کے لئے رفع یدین شعاری فرض ہے۔

(س ۱۹) ائمہ کی تقلید کو فرض کس نے بتایا؟

(جواب) فرض کسی نے نہیں بنایا۔ بلکہ شعار اہل سنت قرار پایہ
اتباع ابن تیمیہ کو وہابیوں نے اپنا شعار قرار دیا ہے۔ اسی قسم کے شعار کو عموماً وہ
بھی کہتے ہیں۔ داڑھی کی فرضیت بھی اسی طرح کی ہے۔

(س ۲۰) خلفائے راشدین ائمہ اربعہ سے افضل تھے یا نہیں؟

(جواب) افضل تھے کیونکہ کوئی امتی صحابہ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس سوال
کا تعلق تقلید سے شاید اس وجہ سے ہے کہ افضل کی تقلید چاہیے۔ مگر کیا کریں سائل تیمی
سے افضل کی تقلید کرنے کا قائل نہیں ہے۔ بلکہ خود اپنی تقلید اپنے معتقدوں کو کرانے کا
خواہاں ہے۔ ابن تیمیہ کی تقلید کو کرتا ہے مگر اس کا نام **اتباع سلف** رکھتا ہے۔
حالانکہ وہ شخص سلف میں بھی داخل نہیں۔ پھر تنگ آکر کہتا ہے کہ میں اس کا ہمخیال ہوں
ہم بھی کہتے ہیں کہ ہم بھی ائمہ ثلاثہ کے ہم خیال ہیں اگر یہ بات موجب نجات ہے تو ہم کیوں
فائدہ نہ اٹھائیں۔

(س ۲۱) کیا ائمہ اہل بیت ائمہ مذہب سے بہتر نہ تھے؟

(جواب) بہتر تھے۔ اگر اسلام کو صحیح طور پر ان کی فقہ مرتب شدہ مل جاتی تو ان کا
نام ہی فوقیت لیجاتا۔ مگر واقعات نے ان کی تائید نہیں کی تھی۔ تو پھر اسلام کا کیا قصور ہے؟
دہلی میں میاں صاحب اڈیٹر محمدی سے زیادہ لائق تھے مگر آج کل اڈیٹر کی چلتی ہے انکی نہیں چلتی

(س ۲۲) ائمہ اہل بیت اور خلفائے راشدین کی تقلید کیوں نہیں کرتے؟

(جواب) ان کے زمانہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت ہوتی تھی۔ بیعت کے ماتحت جو حکم
فرماتے تھے۔ لوگ بغیر چون وچرا کے مانتے تھے۔ پس یہی ان کی تقلید تھی یا اتباع یا کچھ
تم اور کہو۔ ہم تو تقلید ہی کہیں گے۔ چونکہ ان کا مذہب مدون نہ تھا اس لئے ان کا مسلک
ان کی حیات سے ہی وابستہ رہا۔

(س ۲۳) چاروں خلفاء راشدین مجتہد تھے تو پھر ان کی تقلید کیوں نہیں کیجاتی

(جواب) ان کا مسلک مُدَوَّن نہ تھا۔ اب وہابی لاکر پیش کریں ہم ماننے کو تیار ہیں

(س ۲۴) خلفائے راشدین کا اجتہاد کس درجہ پر تھا؟

(جواب) واجب التعمیل تھا۔ اسی واسطے واولی الامر منکم کے ماتحت
ان کا فیصلہ اگر حضرات وہابیہ بھی ہوتے تو اس وقت ڈنڈے سے مانتے۔ اب ہی

ن جمعہ اور بیس تراویح چھوڑنے کی جرأت ہوئی ہے۔ ورنہ پتہ لگ جاتا کہ قرآن کی محبت ہے یا نہیں

(س ۲۵) خلفائے راشدین کی تقلید ہوئی تھی یا نہیں؟

(جواب) تقلید کا مفہوم۔ اتباع۔ اطاعت اور بخیال ہو کر اپنے امام کو قائم **علی التحقیق** سمجھنا ہے اور خلفائے راشدین کی تقلید اس معنے کے لحاظ سے سب نے کی تھی۔ کیا کوئی وہابی دکھا سکتا ہے کہ مثلاً حضرت عمرؓ نے کوئی فیصلہ تحقیق و تدقیق کے بعد کیا ہو۔ اور بعد میں کسی نے اس کا خلاف کیا ہو؟

(س ۲۶) کیا ائمہ اربعہ کی تقلید ہی موجب نجات ہے تو پھر پہلے لوگ کیا ہوئے؟

(جواب) یہ سوال جاہلانہ ہے۔ تقلید شخصی کا مسلک عہد رسالت سے چلا آتا ہے ائمہ اربعہ سے پہلے صحابہ اور دیگر اکابر اسلام کی تقلید کی جاتی تھی۔ جب ائمہ اربعہ پیدا ہوئے تو ان کے ہمعصروں کے مذہب مٹ گئے۔ ان کے مذاہب کو قبولیت ہوئی اس کے بعد میں **شعار اسلامی** کے طور پر ان کی تقلید اور ان ہی کا اتباع اہل اسلام نے فرض سمجھا تاکہ غلط راستوں سے بچے رہیں۔ ورنہ اس وقت کوئی بیس آمین کا قائل ہوتا۔ اور کوئی معجزات کا منکر بن جاتا اور کوئی بے شرم **توہین** ائمہ کو اپنا فرض سمجھتا۔ نعوذ باللہ منہم

(س ۲۷ و ۲۸) خلفائے راشدین کی تقلید اس وقت فرض ہے یا نہیں؟

(جواب) فرض ہے مگر ان کا مسلک مدون نہیں تھا۔ اس لئے مجبوراً ائمہ اربعہ کی تقلید کو ہم اپنا شعار **اہل سنت** بناتے ہیں تاکہ اغیار سے ممتاز رہیں۔

(س ۲۹ و ۳۰) خلفائے راشدین نے اپنے اتباع کا حکم دیا تھا یا نہیں اور پھر آپس میں ان کا اتباع تھا یا نہیں؟

(جواب) لوگ اولی الامر مان کر خلفائے راشدین کا اتباع اور تقلید کرتے تھے اور یہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی ماتحتی میں ایک دوسرے کی تقلید کرتے تھے تاریخ الخلفاء اٹھا کر دیکھئے کہ کس طرح حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے احکام نافذہ کی تلاش کرتے تھے؟ اس کی مثال آج مسجد غزنوی امرتسر میں پائی جاتی ہے کہ مولوی عبدالجبار صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مخالف تھے۔ ان کے پیرو بھی ان کے مخالف ہیں اور سنت جماعت کے ماتحت تعطیلات مدرسہ، ختم قرآن شریف پر پلاؤ زردہ کی تقسیم اور تعین اوقات نماز

برابر ابھی تک جاری ہے۔ مگر استادی یہ ہے کہ اسکو تقلید نہیں کہتے۔ جیسے کہ لوگ
ہیں اور اس کا نام نفع رکھ لیتے ہیں۔ یہ لوگ بھی اتباع سلف کی آڑ لیتے ہیں۔ گو
عبدالجبار خلف میں بھی داخل نہ تھے۔ دیکھا! یہ ہے ان کا طریق عمل!

(س ۳۱) اگر صدیق اکبرؓ کی تقلید شروع ہوئی تھی تو بند کیوں ہو گئی؟

(جواب) وہ تقلید وقتی تھی، کیونکہ اس وقت تابعین بھی عظیم الشان اور رفیع القدر موجود تھے۔ اور وہ تقلید اس لئے بھی بند ہو گئی کہ تدوین کا سلسلہ پیدا نہ ہوا تھا اگر اب بھی سمجھ نہیں آئی تو کسی اسلامی تاریخ کو اٹھا کر مطالعہ کرو۔ تب انہیں کھل جائیگا کیا وجوہات تھے کہ جن کی بنا پر ائمہ اربعہ کو فقہ تدوین کرنی پڑی۔ واقعات کی سائل کو خبر نہیں۔ یونہی از خود بگوم سوال پر سوال لکھ کر بڑے میاں بن بیٹھے ہیں۔ عوام گو اس سائل کو بنظر احترام دیکھتے ہوں گے۔ مگر ایک مورخ اسلامی کی نظر میں اس کے سوال اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ان کے جواب کی طرف ادنیٰ توجہ بھی کی جائے۔

(س ۳۲) امام صاحب کی اپنی تصنیف کردہ کتاب کونسی ہے؟

(جواب) سائل چونکہ تاریخ اسلامی سے جاہل ہے۔ اس لئے سوال کرنے سے خود ہی اپنی جہالت کا ثبوت دیتا ہے۔ بھلا اتنا تو بتاؤ کہ تدوین علوم کا سلسلہ کب سے شروع ہوا تھا؟ یا کم از کم یہی بتاؤ کہ خیر القرون میں تعلیم اسلام کا کیا طریق تھا؟ بس آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس وقت کسی کسی تابعی کی کتاب بھی تصنیف ہوئی تھی صرف تعلیم بطریق املاء ہوتی تھی

(س ۳۳) کیا وہ مسائل فقہ امام صاحب کے ہی فرمودہ ہیں جو خلاف تہذیب ہیں؟

(جواب) تدوین فقہ کی تاریخ اگر سائل کو معلوم ہوتی تو یہ نہ کہتا کہ یہ مسائل امام صاحب کے ہیں یا غیر کے؟ ہمت ہو تو مولانا مولوی عبدالحی مرحوم لکھنوی کی کتاب شرح جامع صغیر ہی اٹھا کر دیکھ لینے کی زحمت گوارا فرمائیں کہ کس طرح یہ فن فقہ پھیلا اور کس طرح تخریج در تخریج چلی آئی۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ ربع مشکوٰۃ کے وہابی بھی کہہ دیتے ہیں کہ امام اعظم کا مذہب خلاف حدیث ہے۔ "پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل"۔ اگر یہی مبلغ علم ہے تو یہی بتائیے کہ آیا حسب ذیل چار مسائل احکام نبویہ ہیں؟ کسی حدیث سے ثبوت دیں

(۱) نانی یا دادی سے نکاح جائز ہے۔

(۲) محمد بن عبدالوہاب کا ڈنڈا رسول عربی سے بہتر ہے۔

(۳) شان رسالت شان اخوت کے برابر ہے۔

(۴) زیارت قبر رسول کو جانا گناہ ہے۔ جبکہ ہم اپنے والدین کی قبر کو جا سکتے ہیں۔

(س ۳۴) اگر مسائل فقہ کو جو گندے ہیں چھوڑ دیا جائے تو ہم کو نجات ہوگی؟

(جواب) یہ نفرت آمیز لفظ سائل نے غالباً آریہ یا شیعہ لوگوں سے سنے ہیں کہ فقہی مسائل گندے ہیں۔ ایسے لفظوں کا خمیازہ وہابی خود بھی رہے ہیں۔ مگر تاہم ان کو ذرہ بھر احساس نہیں ہے۔ آنکھیں کھولو تو تمہیں نظر آئے گا کہ تمہارے سکھائے اہل قرآن کی پارٹیاں احادیث نبویہ کے متعلق کیا کیا بکواس کر رہی ہیں ذرہ اور دور چلے تو آپ کو نظر آئیگا کہ آریہ لوگ تعلیم احادیث کو کیسے گندے الفاظ سے یاد کر رہے ہیں ان سب کی ذمہ داری وہابیوں کے سر پر ہی ہے۔ اگر پہلے پہل یہ لوگ توہین فقہ پر قلم نہ اٹھاتے تو ممکن نہ تھا کہ غیر مسلم توہین احادیث پر کود پڑتے۔ اس لئے ہم درخواست کرتے ہیں کہ اب فقہ پر قلم فرسائی چھوڑ دو اور مخالفین حدیث پر متوجہ ہو جاؤ۔ اور اگر گندے مسائل کا ضرور جواب لینا ہے تو ہم سے براہین حنفیہ لیکر مطالعہ کریں آپ کی تشفی ہو جائیگی۔

(س ۳۵) اگر تقلید امام ابو حنیفہؒ کے متعلق کوئی حدیث ہے تو بتائیں جس میں حکم ہو کہ فلاں امام کی تقلید کرو۔

(جواب) یہ سوال ہی جاہلانہ ہے اور تاریخی حالات پر مطلع نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ بتاؤ۔

(۱) کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رفع یدین کیا کرو اگر نہ کرو گے تو تم کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

(۲) کہاں یہ حکم ہے کہ آمین بالجہر کو اپنا امتیازی نشان بنا کر اپنا الگ مذہب پیدا کرو۔

(۳) کہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ احادیث صحاح ستہ ہی واجب العمل ہیں دوسری کتب کی احادیث سے آپ نے منع فرمایا ہو۔

(۴) کہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ جمعہ کے دن ظہر نہ پڑھا کرو اور صرف دو رکعت نماز جمعہ پر اکتفا کرکے چلے جایا کرو۔

بہرحال اگر ایسے سوالات کا کوئی جواب آپ دے سکتے ہیں تو ہماری طرف سے بھی

جواب دیا جائیگا کہ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْن یہی ہے۔ اور ان کا خلاف ممکن نہیں ہے

(س ۳۶) مجتہد بھی کسی کا مقلد ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب) مجتہد مطلق دوسرے کا مقلد نہیں ہوتا اور مجتہد فی المذہب دوسرے کی تقلید میں اپنے مسائل کی تشریح کرتا ہے۔ زیادہ تشریح دیکھنا ہے تو اصول فقہ کی کتابیں مطالعہ کرو۔

(س ۳۷) تمام احادیث صحیحہ پر عملدرآمد کرنا ہر ایک کو حکم ہے یا صرف غیر حنفیوں کو؟

(جواب) یہ سوال صرف معاندانہ ہے ورنہ جن احادیث پر حنفی عمل کرتے ہیں وہ بھی تو صحیح ہی ہیں۔ اگر وہابی عامل بالحدیث ہونے کا دعوے کرتے ہیں تو ذرا ان احادیث پر بھی عمل کیا کریں، جو احناف کے نزدیک واجب التعمیل ہیں۔ صرف یہ کہدینا کافی نہیں ہے کہ وہابی احادیث صحیحہ پر عمل کرتے ہیں اور حنفی کمزور اور ضعیف احادیث پر عمل کرتے ہیں۔ ذرا غور فرماؤ کہ تراویح کے متعلق آپ کے پاس کونسی صحیح حدیث موجود ہے کہ جس میں صرف آٹھ رکعت کا حکم ہو۔ آپ ایمانداری سے کام لیکر ثابت کریں کہ وہابی احادیث صحیحہ کی بنیاد پر آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔

(س ۳۸) ائمہ اربعہ مقلد تھے یا نہیں؟

(جواب) وہ مجتہد مطلق تھے۔ خداتعالیٰ نے ان کو تنقید مسائل کے لئے پیدا کیا تھا اس لئے ہماری طرح وہ مقلد نہ تھے۔ ہاں اپنے اپنے مسلک میں اپنے اپنے شیوخ کے پیرو یا مقلد ضرور تھے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ لفظ **تقلید** اصطلاح حادث ہے۔ اس سے قدیم لفظ اتباع سلف ہے اس لئے اگر کہیں لفظ تقلید صریح طور پر ان کے متعلق نہ پایا گیا ہو تو حقیقۃً اس کی نفی ثابت نہ ہوگی۔ علاوہ بریں یہ سوال بھی جاہلانہ ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ امام بخاری تو ضرور محدث تھے۔ مگر خلفائے راشدین محدث تھے یا نہیں اگر محدث تھے تو کس صحاح ستہ کے ماتحت محدث تھے۔ پھر جبرئیل محدث ہے یا نہیں ایسے جاہلانہ سوالات سے اہل علم کو کنارہ کش رہنا چاہئے۔ ورنہ سلسلہ تخلیق میں خدا کا خالق بھی پوچھنا لازم آئیگا۔

(س ۳۹) حنفی، شافعی وغیرہ کہلانا کس کا حکم ہے؟

(جواب) سلطان ابن سعود سے پوچھنا چاہئے کہ وہ حنبلی مذہب کا پیرو

ں حدیث کے رو سے بنا ہوا ہے۔ اور پھر وہابیوں سے پوچھنا چاہئے کہ تم کس حدیث کے رو سے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہو؟ کیا وہ آدمی بھی اہلحدیث بن سکتا ہے جو صرف توریت کی رو سے عامل بالحدیث ہونیکا دم مارتا ہو اگرچہ متفق علیہ ہی کہتا ہو۔ اس لئے سائل کو ہمارے پہلے جواب کا پھر مطالعہ کر لینا چاہئے۔ تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ مذہب اہلحدیث کی طرح یہ تمام امتیازی القاب ضرورت زمانہ نے پیدا کئے ہیں۔ ورنہ نص قطعی نہ اہلحدیث پیش کر سکتے ہیں۔ اور نہ مقلد۔

(س۔ ۴) اگر وہابی اجتہاد کر کے کوئی مسئلہ قرآن و حدیث سے پیدا کرے تو اسے غیر مقلد کیوں کہا جاتا ہے جبکہ آئمہ اربعہ بھی یہی کام کرتے تھے۔

(جواب) آئمہ اربعہ کے اجتہاد کی بنیاد تعلیم دین پر تھی۔ اور آج کل کے مجتہد جب کوئی مسئلہ پیدا کرتے ہیں تو اس میں نفسانی اغراض مضمر ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کے اجتہاد کو وہ وقعت نہیں دیجا سکتی جو آئمہ کو حاصل تھی۔ آج کل جو اجتہاد اہل قرآن کر رہے ہیں۔ کیا آپ اس اجتہاد کو قبول فرمائیں گے؟ اگر انکار کریں گے تو ان کو بھی یہ کہنے کا حق حاصل ہوگا۔ کہ جب دوسرے لوگ قرآن سے مسائل اخذ کر سکتے ہیں تو ہمیں کون روک سکتا ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ

جس قدر اسلام میں اجتہاد کی ضرورت تھی خدا نے پوری کر دی ہوئی ہے اور نئے طریق پر جدوجہد کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور اگر کوئی نیا حادثہ پیش آ جائے تو بے خطر طریق یہی ہے کہ اتباع سلف کے ماتحت اسکو حل کیا جائے ورنہ خطرہ ہے کہ گمراہی پیش آ جائے۔ دیکھیے ایک دہریہ لکھتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں ذکر سے مراد یہاں توریت اور انجیل ہے کیونکہ فاسئلوا اہل الذکر کا حکم موجود ہے اور بحکم القرآن یفسر بعضہ بعضا یہاں قرآن مراد نہیں بلکہ تورات یا انجیل مراد ہے۔ اس لئے یہ دعوے اہل اسلام کا غلط ہوگا کہ قرآن شریف کی حفاظت خدا نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اب نئے اجتہاد کے دلدادہ جواب دیں گے کیا تم اس اجتہاد کو قبول کرتے ہو یا نہیں؟ اس لئے مقلدین نے اجتہاد کرنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ مجتہد

دودھ کو پھونکیں مارنا انسانیت نہیں ہے۔

(س ۴۱) تقلید کن لوگوں پر فرض ہے؟

(جواب) ہر ایک ایسے شخص پر تقلید امام فرض ہے جو موجودہ فتن سے بچنا چاہے ورنہ اپنے اجتہاد کے ماتحت احکام نافذ کرتا رہا تو معلوم نہیں کہاں سے کہاں نکل جائیگا۔ جیسا کہ آج کل وہابیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ یہ تو پیروں کو گالیاں دیتے ہیں مگر آپ پیری مریدی کرتے ہیں۔ تعویذ گنڈے سے بھی روپیہ کماتے ہیں۔ گانا بجانا حرام بتاتے ہیں۔ مگر تھیٹر میں ساری رات اس طرح جاگتے ہیں کہ گویا کوئی حنفی مسجد میں شبینہ سُن رہا ہے۔ اور تصویر حرام بتاتے ہیں۔ مگر فوٹو گھر گھر موجود ہے۔ بیاہ شادی پر خرچ کرنا اسراف ہے۔ لیکن انگریزی تمدن کے اختیار کرنے میں داڑھی کا صفایا کرنا پیشانی کے بال رکھنا وغیرہ سب کچھ جائز رکھا ہوا ہے۔ اور انگریزی خوراک پوشاک کے حاصل کرنے میں مقروض بھی ہو رہے ہیں۔ مگر وہ اسراف نہیں سمجھا جاتا۔

(س ۴۲) اس کا کیا معنی کہ عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے؟

(جواب) عامی سے مراد وہ شخص مراد ہے۔ جو علوم اسلامیہ سے بطریق استدلال صحیح طور پر کوئی مسئلہ پیش نہ کر سکتا ہو خواہ حنفی ہو یا وہابی۔ کیونکہ جس سے جو کچھ سنے گا وہی اس کا دستور العمل بن جائیگا۔ جیسا کہ عوام الناس میں مشہور ہے۔ اس لئے نہ وہ حنفی ہیں اور نہ وہابی۔ ہاں عرف عام کے طور پر انکو کسی مذہب کے ماتحت ضرور ماننا پڑتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں جاہل کسی مذہب میں بھی داخل نہیں ہوتے۔ اس لئے جاہل وہابی کہ اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

(س ۴۳) مقلد قرآن و حدیث سے مطلب سمجھ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) جاہل میں لیاقت ہی نہیں کہ قرآن و حدیث سے صحیح مطلب سمجھ سکے۔ ورنہ بقول شخصے یہ صحیح ہوگا کہ اَھلُ الجنۃِ جُردٌ مُردٌ اور مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَھُوَ مِنھُم سے موجودہ تہذیب کا کرزن فیشن صحیح ہو اور اہل علم کے لئے میدان وسیع ہے جو مسائل علوم اسلامیہ سے استنباط ہو چکے ہیں ان کے زیر ہدایت چلے۔ ورنہ وہ اہل ہوا اور اہل بدعت میں شمار ہوگا۔ اور اس قسم کے فرقے آج بہت نمودار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں نے وفات مسیح۔ مسیح محمدی مسیح ناصری۔ قبر مسیح

جریان ثبوت کا مسئلہ استنباط کیا ہے۔ اور سود خواروں سے سود قرضہ اور سود تجارت کی الگ الگ قسمیں نکال کر مسلمانوں کو سود خوار بنا دیا ہے اور واذا و پرویز نے تو سرے سے احادیث کا ہی انکار کر دیا ہے۔ اور قرآن شریف سے دو نمازیں تین نمازیں ترک صلوٰۃ جنازہ۔ ترک نوافل۔ ترک اذان۔ اور تکذیب احادیث کا ایک لمبا چوڑا گورکھ دھندہ شائع کر دیا ہے۔ اور بقول مولف اشاعۃ الحق قرآن شریف کو اس طرح پیش کیا ہے کہ اس کی کوئی تشریح بھی سوائے ان کے نقطہ نظر کے ہی ذہن میں نہیں آ سکتی۔ اب آپ بھی اگر ایسے اجتہاد جدید کے خواہاں ہیں تو بسم اللہ کیجئے۔ ہم جواب کے لئے حاضر ہیں۔ اگر سبیل المومنین کو پیش نظر رکھتا ہے تو آئمہ مجتہدین کے استنباطی مسائل کو ہی پہلے ضبط کیجئے اس کے بعد اگر کچھ کسر رہ گئی تو مجدد وقت بن کر آپ بھی قلم اٹھالیں۔ بہر حال ہمیں آپ اپنے ارادہ سے ضرور مطلع فرمائیں۔

(س ۱۴) مقلد قرآن و حدیث سے استدلال کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) استدلال اور علم الجدل و الخلاف کا سلسلہ بتدریج تکمیل پہنچ چکا ہے ہمارے خیال میں جس شخص کو استدلالات موجودہ کا علم ہو خود ہی یقین کرے گا کہ کوئی کسر باقی نہیں رہ گئی۔ ہاں اگر اسلامی جیسی ہیں، اور بحث و تمحیص کے علاوہ کوئی نیا استدلال قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ سبیل المومنین کے خلاف ضرور ہوگا جیسا کہ آجکل وہابیوں نے آٹھ تراویح کا مسئلہ اختراع کیا ہے اور تمام ائمہ مجتہدین کے خلاف کرتے ہوئے صرف آٹھ کی کمزور اور غیر معمول بہا روایت کو اپنا دستور العمل ٹھہرا لیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ شعار بدعی ہے جس کی کوئی ضرورت نہ تھی اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک وہابی نے دیکھا کہ گوہ حلال ہے۔ اسی کی اشاعت میں اس نے مرغیاں بیچ بیچ کر گوہ خریدنا شروع کی اور روزانہ کھاتے کھاتے ضعیف البصر والبصارہ ہو گیا۔ آنکھوں پر علیٰ ابصارھم غشاوۃ کا وعید ظاہر ہوا اور آخر لمحہ میں سرے سے احادیث ہی کا انکار کر بیٹھا کیونکہ ابھی صرف ایک حدیث پر مزاولت کرنے سے اس کی نظر بند ہو چکی تھی۔ خنزیر کا چمڑا و بال نوچ کر کھاتا تو [illegible] کوڑھی بھی ہو جاتا کیونکہ اس کے نزدیک صرف لحم الخنزیر حرام تھا باقی

اس کو کوئی صحیح حدیث نہیں ملی تھی۔ بہرحال مقلد کو پہلے اپنے مذہب کے استدلالات پر حاوی ہونا چاہیئے اسکے بعد اپنے مذہب کی تائید میں اگر کچھ ضرورت سمجھے تو استدلال قائم کر سکتا ہے۔ ورنہ استدلالات جدیدہ سے اس کو گریز کرنا واجب ہو گا۔

(س ۴۵) بیت اللہ شریف میں چار مصلے اماموں نے تو قائم نہیں کئے تھے تو مقلدین نے کس لئے قائم کر کے دین میں تفرقہ پیدا کیا ہے؟

(جواب) ۴۶۲ھ میں سلطان الپ ارسلان کے حکم سے سلطنت کی طرف سے دفع خصومت کے لئے ان مصلوں کا قیام ہوا تھا۔ ورنہ ان کا قیام کوئی فقہی مسئلہ نہ تھا۔ اسی کی مثال آج ہر ایک شہر میں یوں ملتی ہے کہ وہابیوں کی جامع مسجد الگ ہے۔ عیدگاہ الگ ہے۔ اور احناف کی جامع مسجد اور عیدگاہ الگ ہے۔ ہمارے ہاں امرتسر میں وہابیوں کی متعدد پارٹیاں ہیں۔ جباری پارٹی کی عیدگاہ الگ ہے۔ ثنائی پارٹی کی عیدگاہ الگ ہے۔ اور احناف کی عیدگاہ الگ ہے۔ مرزائی دعویداران اسلام کی عیدگاہ الگ ہے۔ یہ علیحدگی دفع خصومت کا بہترین علاج ہے۔ آپ کس کھوپڑی کے مالک ہیں۔ آپ ہر ایک چیز پہ تنقید کرنے بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے گھر کا پتہ نہیں کہ کس طرح بدعت اور اعجاب النفس کی بیماری نے گھروں کے گھر تباہ کر دیئے ہیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ آپ اپنے مختلف عیدگاہوں اور جامع مسجدوں کو پیش نظر رکھ کر چار مصلوں کا سوال حل کر لیں۔ مگر اب تو اس کی بھی ضرورت نہیں رہی کیونکہ نجدی حکومت نے قرامطہ کا طریق وہاں اختیار کر کے سب کچھ ملیامیٹ کر دیا ہے۔

(س ۴۶) جب ائمہ اربعہ کے مذاہب حق ہیں تو غیر مقلدوں کو رفع یدین اور آمین بالجہر سے کیوں روکا جاتا ہے۔ کیونکہ شافعی مذہب میں اس کو سنت قرار دیا ہے۔

(جواب) وہابی محمد بن عبدالوہاب کے مسلک پر بالشویکوں کی طرح بالکل آزاد ہیں۔ ان کا کوئی صحیح مسلک نہیں۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ بدلتے جا رہے ہیں۔ موجودہ وہابیوں کے آباؤ اجداد کسی اور فیشن کے تھے۔ اور آجکل کے وہابی تمدن یورپ کے دلدادہ ہو کر لنڈن فیشن اختیار کر رہے ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ آئندہ یہ اسلامی بالشویک کیا کیا رنگ دکھلائیں گے۔ ان کا مسلک احناف کے خلاف ضرور ہوتا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ احناف کا وجود دنیا میں نہ رہے۔ اس لئے احناف بھی ان کے بدخواہ ہیں

اور ان کے مسلک کو صحیح مذہب نہیں سمجھتے۔ ہاں اگر مقلد ہونے کا اعتراف کریں اور شافعی یا حنبلی بن جائیں تو ہمارے بھائی ہیں۔ مگر کیا کریں سرے سے تقلید ہی ان کے نزدیک کفر ہے۔ بھلا ان کو شافعی کہلانا کب گوارا ہوگا۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ان کو اپنے حلقہ تاثیر کے اندر نہ آنے دیں۔

(س ۴۷) اہل سنت والجماعت کی کیا تعریف ہے۔

(جواب) پچھلے دنوں ثنائی پارٹی نے اس مضمون کو چھیڑا تھا جس میں ان کے امام مولوی ثناء اللہ صاحب نے آخری فیصلہ یوں شائع کیا تھا کہ ما انا علیه و اصحابی میں اتباع وحی مراد ہے۔ پس جو لوگ صرف وحی کے تابع ہیں وہی ناجیہ ہیں۔ اور وہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ مگر ہم نے کہہ دیا تھا کہ اسی فیصلہ کو اگر کچھ تیز کیا گیا تو وہ دن دور نہیں کہ ثنائی پارٹی قرآنی پارٹی میں جذب ہو کر مدغم ہو جائے گی کیونکہ قول صحابی کو جو بطریق فیصلہ مذکور ہوا اس پارٹی کے نزدیک کوئی حجت شرعی نہیں۔ اب صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ جب قول صحابی حجت نہیں ہے تو روایت ہی اس کا قول ہے وہ کب حجت ہوگا۔ ہم سے اگر پوچھتے ہو تو ہم تو صاف کہیں گے کہ اسلامی بالشویک وہابیوں کو اگر نظر انداز کیا جائے تو دنیائے عالم کے نزدیک یہ اظہر من الشمس مسئلہ پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ اسلام میں قدیم مذہب صرف دو ہیں۔ سنی شیعہ۔ یہ ان کی تقسیم اولی ہے۔ پھر ان کی مختلف شاخیں ہو جاتی ہیں۔ جن میں کوئی ایک بھی اپنے آپ کو وہابی تعلیم کے تابع نہیں کرتا۔ اس لئے وہابی فرقہ نہ سنی ہے نہ شیعہ بلکہ قرامطہ وغیرہ کی طرح ایک نیا بدعتی فرقہ ہے اور خواہ مخواہ اہلحدیث بنتا ہے جس کا خلاف کرنا غیرت مذہبی کا تقاضا ہے۔ کہنے کو تو یہ فرقہ **اہل سنت والجماعت** کا ٹھیکہ دار بنا ہوا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہم سنت پر چلتے ہیں اور مقلد فقہ پر چلتے ہیں اس لئے وہ اہل فقہ ہیں اہل سنت نہیں رہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ایسے بے معنے فقرات کا اعتبار کیا جائے تو بقول شخصے وہابی چونکہ اہل سنت ہیں اہل قرآن نہیں رہے۔ کیا کسی وہابی کو یہ فیصلہ منظور ہے؟ اگر منظور نہیں تو ہم بھی تمہارے فیصلہ کو بالکل فضول سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حسب شہادات خارجیہ اور حسب تصریحات علمائے اعلام اہل سنت والجماعت صرف جماعت مقلدین ہے۔ اور بس کیونکہ کتاب اللہ قول رسول۔ قول صحابہ اور عمل خیر القرون ان کے نزدیک حجت شرعی ہے۔ اور جماعت

اہل اسلام یہی فیصلہ اور مسلک چلاتا ہے۔ وہابی بھی اگر اسی اپنے مسلک میں تو وہ بھی اہل سنت والجماعت بن جائیں گے ورنہ صرف اہل السنۃ مشہور کر کے مرزائیوں کی طرح الجماعۃ سے خارج رہیں گے۔ وہابیوں کو کہ اہل السنت ہونے کا اعتراف مرزائی بھی کرتے ہیں مگر اہل السنۃ والجماعۃ کا نہ تو تمہاری طرح اعتراف ہی کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اس لفظ کے ماتحت اپنے مسلک کو کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک اجماع امۃ کو بنظر احترام نہ دیکھا جائے جماعۃ المسلمین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مرزائیوں نے اجماع کے خلاف ہزاروں مسائل گھڑ لئے ہیں وہ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اہل سنت والجماعۃ ہیں۔ اسی طرح وہابیوں نے تقلید ائمہ اور تقلید کفار کا مفہوم متحد سمجھ کر ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ جس کے وجوب پر اجماع امت شاہد ناطق ہے اور یہ لوگ اسکو کفر سمجھتے ہیں۔ اس واسطے یہ بھی جماعت المسلمین سے خارج ہیں۔ اور جب تک اس فیصلہ کو تسلیم نہ کریں جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی اس جماعت میں داخل ہونا پسند کرتے ہیں۔ اس سے ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ

(۱) جماعۃ المسلمین (مقلدین مذاہب اربعہ) اہل سنت والجماعت ہیں۔

(۲) مرزائی اور وہابی (بمعہ فروعی پارٹیوں کے) اہل سنت ہونے کے دعویدار ہیں۔ اُنپر کسی طرح اہل السنۃ والجماعۃ کا لفظ اطلاق نہیں ہو سکتا۔

(ص ۴۸) اہلحدیث یعنی صرف کتاب وسنت پر عمل کرنیوالوں کی جماعت جب کتاب وسنت ہے۔ تب ہی سے تاریخ میں اس کا عامل کوئی نہیں رہا تھا؟

(جواب) یہ سوال اجمیری دروازہ دہلی کو واپس جا کر اپنے اندر کوئی مفہوم ڈلوا لائے تب ہم اس کا جواب دیں گے۔ ورنہ یہ سوال قابل التفات ہی نہیں۔ کیونکہ بالکل بے معنے ہے گونگے کے اشارے اس کی ماں ہی جانتی ہے۔

(ص ۴۹) جب **حوض کوثر** اور لواء الحمد قیامت کے دن صرف ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہوگا تو دوسروں کی تابعداری کیوں کرتے ہو؟

(جواب) اس سوال میں جہالت کی بو آتی ہے۔ اور یہی پرانا مالیخولیا جتایا ہے کہ حنفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے امام اعظم

ی مانتے ہیں۔ ہم اس کا جواب ابھی دے چکے ہیں کہ ہمارے اصول اربعہ کتاب اللہ۔ سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قیاس ہیں۔ اب بھی اگر وہابی ہمیں ختم نبوت کے ماننے والے تسلیم کریں تو صرف ان کا بہتان ہے جو ان کا ایمان بھی سلب کرنے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمیں تعجب ہے ان مولاناؤں پر جو دن رات اپنے طالب علموں کو فقہ اور اصول فقہ کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ جن میں ہمارے اصول مذہب مذکور ہیں اور پھر عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لئے یا مذہب حنفی سے بدظن کرنے کے لئے ایسے افترآت اور بہتان شائع کرتے ہیں کہ جن کا جواب سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ عوام الناس کو ایسے افتراپردازیوں میں لپیٹ کر ایسا برانگیختہ کرتے ہیں کہ وہ لوگ رفع یدین اور آمین بالجہر زبردستی سے مساجد احناف میں کرنے لگ جاتے ہیں اور خواہ مخواہ فتنہ و فساد کی طرح ڈالی جاتی ہے اور ہماری طرف سے اس خبث باطن کا علاج سوائے تشدد کے کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ آمین بالجہر سے ان کا مطلب یہ ہے کہ حنفی تارک سنت ہیں یا خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے احیائے سنت کا ثواب ہے۔ اور تبلیغ اسلام بھلا اس نیت سے آمین بالجہر کرنے والا ہمارے ہاتھ کیسے بچ سکتا ہے۔ انما الاعمال بالنیات ولکل امرئٍ ما نوی۔ وہابیوں کی نیت شرارت ہے جس کا مزا چکھ لیتے ہیں۔

ایک اور بات بھی قابل توجہ ہے کہ اگر سائل دوسرے کی تابعداری کا روادار نہیں ہے تو ابن تیمیہ اور ابن قیم کے فیصلہ جات کو کیوں بغیر چون وچرا کے تسلیم کرتا ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ مسلک حنفیہ کے خلاف ہے؟ اور اتباع سلف کا کیوں دم بھرتا ہے۔ کیا کسی سلف کا قبضہ حوض کوثر اور لواء الحمد پر ہوگا؟ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ اصول ہی غلط ہے کہ "تابعداری اسی شخص کی کرو کہ جس کا قبضہ حوض کوثر اور لواء الحمد پر ہو۔" کیونکہ تابعداری تو قرآن شریف کے رو سے اولی الامر کی بھی فرض ہے۔ حالانکہ ان کا قبضہ ابھی نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عداوت حنفیہ وہابیوں کو مجبور کر رہی ہے کہ ادھر ادھر منہ مارتے رہیں۔

(س ۵۰) اگر کسی مقلد کو صحیح حدیث مل جائے تو کیا اس وقت وہ اپنے امام کا قول

چھوڑ کر حدیث پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ کہہ کر ٹال دے کہ چونکہ میرے مسلک اور ہے اس لئے میں اس حدیث پر عمل نہیں کرتا تو کیا وہ اسی وقت مسلمان ر یا نہیں؟

(جواب) وہابیوں کے کئی قسم ہیں۔ بسہولت تفہیم کے لئے دو قسم پیش کئے جاتے ہیں ایک مستقل جو ہمیشہ الگ رہتے ہیں دوسرے غیر مستقل وہابی جو بالکل لامذہب ہوتے ہیں۔ حنفیوں میں گئے تو امام صاحب کے ہی ہو رہے۔ باہر نکلے تو ان کو صلواتیں سنانے لگ گئے۔ دوسرے وہابی کے افراد ہر ایک شہر میں بہت پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہی ایک فرقہ ہے جو اترکوا کے مقلد کہلاتے وہ حنفی نما وہابی ہوتے ہیں۔ ان کی طرز معاشرت یوں ہوتی ہے کہ بظاہر حنفیت ہی کا دم بھرتے رہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ کہتے رہتے ہیں کہ امام صاحب کا قول ہے اترکوا قولی اذا صح الحدیث کہ حدیث صحیح ملجائے تو میرا قول چھوڑ دو۔ اس واسطے وہ اگل حنفیوں کو آسانی کے ساتھ وہابی بنا سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ اگل اشد المنافقین میں داخل ہیں جو لوگوں میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قول امام حدیث صحیح کے خلاف ہوا کرتا ہے اور یہ کہ امام کو احادیث نہیں ملیں اور ہم کو مل گئی ہیں۔ اور یہ کہ ان کا قول حدیث کے مقابلہ میں ہے۔ اور یہ کہ امام بھی اپنے آپ کو نبی جانتے تھے تب ہی تو اپنے قول کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اور یہ کہ فقہ حنفیہ احادیث کے خلاف ہے۔ اور یہ کہ صحیح احادیث پر عمل کرنا وہابیوں کو ہی نصیب ہوا ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ وہابیوں کی چالبازی ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ امام صاحب کے زمانہ میں جبکہ جابجا محققین احادیث کے لئے ممبر قائم تھے آپ کو رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ کی حدیثیں ملی ہیں اور آپ نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد یہ فیصلہ دیا تھا کہ یہ عمل خلاف سنت ہے۔ شک ہے تو ہمارے مذہب کی کتابیں اٹھا کر دیکھو۔ جہاں ایسے مسائل کی چھان بین کی گئی ہے۔ لوگوں کو یہ دھوکہ نہ دو کہ حنفی مذہب یا امام صاحب علم حدیث سے بے خبر تھے۔ اور یہ بھی دھوکہ نہ دو کہ آپ کا قول مذکور الصدر عوام الناس کے لئے تھا کیونکہ عوام الناس تو احادیث جانتے ہی نہیں ہیں۔ ان کو ایسا خطاب کرنا کیسے

ن ہوسکتا ہے۔ بلکہ یہ خطاب صرف اپنے شاگردوں کو امام صاحب نے کیا تھا جو آپ کے نزدیک اس امر کے اہل تھے کہ صحیح راستہ سے بھٹک نہ جائیں گے ورنہ اس قول کا روئے سخن موجودہ وہابی مذہب کی طرف نہیں ہے۔ کہ جو قال رسولِ اللہ پڑھا کرتے ہیں۔ یہ منہ اور مسور کی دال؟

اس تمہید کے بعد جواب بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ مقلد کو یقین ہے کہ امام صاحب کا مذہب صحیح احادیث پر مبنی ہے اور یہ جو احادیث پیش کی جاتی ہیں یا تو حسب تحقیق امام متروک العمل ہیں یا ضعیف۔ یا منسوخ اور یا غیر واجب التعمیل ہیں یا پیش کرنے والوں کو ان کا صحیح مطلب نہیں آتا۔ اس لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ امام صاحب کا مقلد ایسے واقعات سے متاثر ہو کر وہابی بن جائے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے امام کا قول نہیں چھوڑتے۔ ان کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ ہمارے امام کا مسلک صحیح احادیث پر مبنی ہے۔ غیر کے کہنے سے کہ یہ صحیح ہے اور وہ صحیح نہیں ہم اپنا مسلک تبدیل نہیں کرتے، کیونکہ اس زمانہ میں داعی بہت ہو گئے ہیں، ہر ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی طرف دعوت دیتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ جن سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف کے باب الفتن کا مطالعہ ضروری ہے۔

تمت الجوابات مختصرۃ بعون اللہ تعالیٰ وتوفیقہ

سوالات حنفیہ

اب ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ وہابیوں پر بھی کچھ سوالات کی بوچھاڑ کر دیں تا کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ حنفی بھی ان کی کرتوتوں سے بخوبی واقف ہیں۔ احناف کا فرض ہے کہ ان سوالات کو رسالہ کی صورت میں چھپوا کر شائع کریں تا کہ ہر ایک وہابی ان سے مطلع ہو جائے۔

(۱) اہلحدیث کا کیا معنی ہے؟ کیا محدثین اہلحدیث تھے یا نہیں؟

(۲) اہلحدیث کا مصداق کون ہوسکتا ہے؟ جاہل یا اہل علم؟

(۳) جملہ فقہائے ائمہ اربعہ اہلحدیث یا محدث تھے یا نہیں؟ اگر نہیں تھے تو کیوں؟

(۴) اتباع سلف اور تقلید ائمہ میں کیا فرق ہے؟

(۵) تقلید سلف اور تقلید ائمہ اتباع سلف کے افراد ہیں یا نہیں؟

(۶) قرآن شریف میں اقوام کفار کے متعلق اتباع آباء و اجداد آیا ہے۔ تقلید کا لفظ نہیں آیا، وہابیوں نے کیوں تقلید کا مفہوم وہاں سے سمجھ لیا ہے؟

(۷) کیا اقوام کفار و مشرکین کا یہ قول کہ وجدنا علیہ آباءنا اتباع سلف کا مترادف ہے یا تقلید امام کا؟ جواب با انصاف دیجئے۔

(۸) تقلید شخصی کے امتناع پر کوئی صریح حدیث یا آیت پڑھ دیجئے۔

(۹) موجودہ زمانہ کی وہابیت میں تقلید شخصی کا وجود ہے یا نہیں؟

(۱۰) کیا ہر ایک وہابی اپنی تحقیقات میں دوسرے کا محتاج نہیں ہے تاکہ تقلید شخصی کا شبہ نہ پڑ جائے؟

(۱۱) کسی مشہور حافظ الحدیث یا عالم کا محتاج ہونا تقلید شخصی کے تحت میں آسکتا ہے یا نہیں؟

(۱۲) وہابیوں کی پیری مریدی تقلید شخصی کی اشاعت ہے یا نہیں؟

(۱۳) وہابیوں کے تعویذ گنڈے استعانت بالغیر اور نفثت فی العقد میں داخل ہیں یا نہیں؟

(۱۴) جو وہابی ایسی پیری مریدی یا تعویذ گنڈے کو نہیں رد کرتے ان کا حکم کیا ہے؟

(۱۵) نواب صدیق الحسن نے کیا لکھا ہے کہ "قانعے شو کال مددے" کیا یہ شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کے مساوی نہیں ہے

(۱۶) عبد النبی اور غلام محمد وغیرہ الفاظ شرکیہ ہیں تو مولانا کیوں لفظ شرکیہ نہیں ہے؟ یا کم از کم موہم شرک کیوں نہیں ہے؟

(۱۷) کیا یہ صحیح قول ہے کہ حنفی مذہب قرآن و حدیث کے خلاف ہے؟ اگر صحیح ہے تو ثابت کرو اگر صحیح نہیں تو اس کی تردید کرو

(۱۸) کیا یہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ نے احادیث صحیحہ چھوڑ کر اپنے اقوال کی طرف لوگوں کو دعوت دی تھی؟ اور ضمناً نبوت کا دعوے کیا تھا؟

(۱۹) دلیل سے ثابت کرو کہ حنفی شرک فی الرسالۃ کے مرتکب ہیں؟

(۲۰) کیا اہل قرآن کا یہ دعوے صحیح ہے کہ وہابی شرک فی الالوہیۃ کے مرتکب ہیں؟ جانبین کے دلائل لکھکر جواب دیا جائے

(۲۱) کیا اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے وہابیوں کو جائز ہے کہ لوگوں کو یہ وہم دلاتے پھریں کہ حنفی مذہب شرک و بدعت کا نام ہے اور حدیث کے خلاف ہے

(۲۲) کیا تقلید شخصی کا کوئی ایسا مفہوم بھی ہے کہ جس میں حنفی داخل ہو کر تمہارے نزدیک مسلمان رہ سکیں

(۲۳) کیا کوئی محدث یا امام فن حدیث ایسا بھی گذرا ہے کہ جس پر تقلید کا لفظ عائد نہ ہوا ہو؟

(۲۴) تقلید جب کفر ہے تو سلطان نجد کیسے مسلمان رہا کیونکہ وہ حنبلی مذہب کا پیرو ہے اور تقلید کے نیچے دبا ہوا ہے

(۲۵) وہابیوں کے موجودہ فرقے تقلید شخصی کے ماتحت ہیں یا خود رائے کے ماتحت؟

(۲۶) کیا کسی معتبر کتاب میں لکھا ہے یا کسی امام نے یہ تصریح کی ہے کہ فلاں شخص اس لئے کافر یا بدعتی ہے کہ اس نے کسی امام کی تقلید کی تھی؟

(۲۷) کیا کوئی وہابی بتا سکتا ہے کہ وہابی مذہب کی بنیاد خیر القرون سے بعد کی ہے یا اس
کا ذکر خیر القرون میں گزرا ہے؟

(۲۸) کسی دلیل سے ثابت کرو کہ اہلحدیث کا عنوان ہی فرقہ ناجیہ کے لئے مخصوص ہو گیا ہے اور
دوسرے مذاہب فرقہ ناجیہ سے خارج ہیں۔

(۲۹) اہلحدیث یا محدثین کی ابتداء تاریخی طور پر بتاؤ جس سے معلوم ہو جائے کہ کس قدر
اہل اسلام اہلحدیث نہیں کہلاتے تھے؟

(۳۰) اہلحدیث یا محدث اصطلاح جدید ہے یا خیر القرون میں قرار پائی ہے تاریخ سے بتاؤ [illegible]

(۳۱) تدوین احادیث اور تدوین فقہ کا زمانہ ایک ہے یا مختلف؟ اور اس میں خیر القرون [illegible]

(۳۲) عہد رسالت یا عہد صحابہ میں اہلحدیث کا مذہب موجود تھا یا نہیں؟ اور اس عنوان کو
مسلمانوں نے اپنا امتیازی نشان بنایا تھا یا نہیں؟

(۳۳) کیا کوئی وہابی بتا سکتا ہے کہ بدعت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ جس سے کہ ان کی اپنی
بدعتیں عمل بالحدیث کا نتیجہ ثابت ہوں

(۳۴) کیا قرآن شریف موجودہ شکل میں وہی ہے جو عہد رسالت میں تھا اگر نہ تھا تو عمل صحابہ کو
کیوں تسلیم کرتے ہو۔ اور قول صحابہ کو تسلیم نہیں کرتے۔

(۳۵) قرآن شریف کی موجودہ ترتیب اور حرکات و سکنات خاندان بنی امیہ نے پیدا کی
اور فارسی یا اردو میں ترجمہ کرنا احناف نے شروع کیا ہے۔ وہابیوں نے ان دو بدعتوں کو کیوں قبول
کیا ہے؟ اور بیس رکعت تراویح اور اذان جمعہ کو بدعت صحابہ کہہ کر کیوں چھوڑ دیا ہے؟

(۳۶) کیا وہابیوں کے نزدیک صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی بدعتی تھے؟ اگر تھے
تو ان کے طرز عمل کو بدعت کیوں کہا جاتا ہے۔

(۳۷) بدعت شرک فی التوحید۔ شرک فی الصفات۔ شرک فی الاسماء۔ شرک فی الالہیۃ۔ شرک فی العمل
اور شرک فی القول وغیرہ کے اقسام کس حدیث کی رو سے گھڑے گئے ہیں۔ کیا عہد رسالت
میں ان عنوانوں کا وجود تھا؟

(۳۸) ابن تیمیہ اور ابن قیم کا ہم خیال ہونا یا ان کی تحقیق کو بلا چون و چرا تسلیم کرنا تقلید شخصی کا مفہوم
پیدا کرتا ہے یا نہیں؟ جواب مدلل ہو۔

(۳۹) کس امام یا مجتہد نے کہا ہے کہ اہل حدیث بنو اور مقلد نہ بنو؟

(۴۰) کیا یہ صحیح ہے کہ جس وہابی کا باپ حنفی ہو کر مرا ہو وہ یہ دعا نہ پڑھ سکے گا رب اغفرلی ولوالدی جواب مدلل ہونا چاہیے؟

(۴۱) تکمیل دین کے بعد فرقہ اہلحدیث اور ان کے اجتہاد جدید کی کیا ضرورت تھی؟

(۴۲) اہلحدیث کہلانا فرض ہے یا حرام؟ جواب مدلل ہو۔

(۴۳) ائمہ صحاح ستہ کے بغیر کوئی اور بھی محدث گزرا ہے یا نہیں اگر ابن تیمیہ بھی حدیث کا ماہر ہے تو
دلیل سے ثابت کرو۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۱۱۵

(۴۴) جس فقہ کا حدیث میں ذکر ہے یا جسکو امام بخاری نے تسلیم کیا ہے اور اسلم ترین طریقہ بتایا ہے۔ وہ ائمہ اربعہ کی فقہ ہے۔ یا وہ فقہ جو [illegible] میں گھڑی گئی ہے

(۴۵) کیا کوئی صحابہ میں سے بھی فقیہ گذرا ہے یا نہیں۔ اگر گذرا ہے تو اہلحدیث کا وجود خیر القرون میں ہوگا یا فقیہ کا؟ ذرہ سوچ کر جواب دیں۔

(۴۶) حضرت امام مالک کی شان بڑی ہے یا امام بخاری کی؟ اگر امام مالک کی شان بڑی ہے تو ان کی کتاب موطا کو صحیح بخاری پر ترجیح کیوں نہیں دیجاتی؟

(۴۷) وہابیوں کے مذہب میں جو ہزاروں گندے مسائل موجود ہیں جنکی فہرست براہین حنفیہ میں موجود ہے اگر چھوڑ دیئے جائیں اور جس طریق پر عمل اہلحدیث کیا جائے تو کیا ایسے عامل کو اہلحدیث کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴۸) اہلحدیث ہو کر مقلد بن سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں بن سکتا تو جملہ محدثین کو مقلدین کی صف میں نواب صاحب نے کیوں کھڑا کر دیا ہے؟

(۴۹) جب چاروں مذہب تسلیم کئے جاتے ہیں تو ان میں سے کسی ایک پر قائم ہو جانا کیوں ناجائز ہے؟

(۵۰) کیا کسی اہلحدیث کو جائز ہے کہ فقہ حنفیہ کے مطابق فتوے دے۔ اگر جائز ہے تو پھر فقہ حنفیہ عمل بالحدیث کے خلاف کیوں ہوئی؟

(۵۱) وہابیوں میں موجودہ فرقے کیوں ہوئے۔ کیا تفریق بین المسلمین کا موجب نہیں ہیں؟

(۵۲) اگر کسی وہابی کو فقہ حنفیہ کا کوئی مسئلہ صحیح ثابت ہو جائے تو کیا وہ یہ کہکر ٹال سکتا ہے کہ ہمارا نشان مذہبی نہیں ہے۔ اس لئے میں ترک کرتا ہوں؟

(۵۳) جب قیامت کے دن لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہونا ہے تو اتباع رسول کی ضرورت ہے۔ جو مذاہب اربعہ میں منحصر ہے۔ وہابیوں کو کیا ہوا کہ وہ اس مال و دولت پر چھاپا مار رہے ہیں۔ کیا ان کا غیر کو بے دخل کرنا صحیح ہے؟

ان اللہ وتر یحب الوتر کے ماتحت ہم نے پچاس سوالوں کی بجائے ۵۳ سوال کر دیئے ہیں۔ اور اس قسم کے سوالات ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے آپ کو شوق ہو تو فرما دیجئے ہم اور فہرست تیار کر دیں گے۔ لیکن اس وقت موجودہ سوالات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے کیونکہ فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم میں یہی حکم ہے کہ وہابیوں پر اتنے ہی سوال کئے جائیں جتنے کہ وہ کرتے ہیں اور بس! امید ہے کہ اخبار محمدی کا اگلا نمبر ہمارے سوالوں کے جواب سے لبریز ہوگا۔ آپ بہت جلد جواب دیجئے۔ تاکہ آپ کے جوابات پر تنقید کا موقعہ ہمیں بھی مل جائے۔

تمت

ارکین انجمن خدام الحنفیہ امرتسر یکم ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ

روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد المجید چھپا اور حکیم سراج الدین احمد نے امرتسر سے شائع کیا